رمضان کے آخری عشرہ کی فضیلت اور دعا کی اہمیت و برکات کا حسین تذکرہ

دعا رحمت کو کھینچنے والی مقناطیسی کشش ہے مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے تھکتے نہیں

قبولیت دعا کیلئے اللہ پر کامل ایمان ۔ قول صدق اور عمل صالح ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 28/ اکتوبر 2005ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/ اکتوبر 2005ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں رمضان کے آخری عشرہ کی فضیلت اور دعا کی اہمیت و برکات کا حسین تذکرہ فرمایا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے حسب معمول یہ خطبہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت 187 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے اور جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان آیا اور بڑی تیزی سے گزر گیا۔ اب چند دن باقی ہیں ان میں اللہ کے فضلوں کو جتنا سمیٹ سکتے ہیں سمیٹنے کی کوشش کریں۔ اس کی عبادت کریں اور احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں رمضان کا یہ آخری عشرہ ہے اللہ تعالیٰ اس عشرہ میں پہلے سے بہت بڑھ کر اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ دعائیں سنتا ہے اور قبولیت دعا کے پہلے سے بڑھ کر نظارے دکھاتا ہے۔ اس میں لیلۃ القدر بھی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات کی عبادت انسان کو باخدا بنا دیتی ہے اس لئے اگر ہم پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے خدا کے حضور جھکیں گے تو کیا بعید ہے کہ رمضان کے یہ بقیہ ایام اور لیلۃ القدر ہماری صحیح عید بنا دے اور دنیا و آخرت سنور جائے۔ پس اپنی عبادتوں کے معیار کو اونچا کرنے کی کوشش کریں۔ رمضان کے آخری عشرہ کے دن جہنم سے نجات دلانے والے ہیں یہ گناہ گار شخص کو خوشخبری دیتے ہیں کہ اپنے آپ کو پاک کرنے کے سامان کرے وہ لوگ جن کو رمضان کے دنوں میں دعاؤں کا موقعہ ملا۔ خدا کی رضا کی راہوں پر چلے یا وہ لوگ جو شامت اعمال کی وجہ سے رمضان کی برکتوں سے مستفیض نہ ہو سکے۔ اب بھی سب کیلئے موقع ہے کہ خدا کا خوف کرتے ہوئے اس کا فضل مانگتے ہوئے بقیہ ایام میں رمضان کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس سے پہلے بھی اور بعد بھی رمضان کے احکامات بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا طریق سمجھایا ہے کہ دعا صرف دنیاوی اغراض کیلئے ہی نہ ہو بلکہ رضا و قرب الٰہی حاصل کرنے کیلئے ہو تو میں تمہارے بہت قریب ہوں اور بندے کی پکار کو سن کر دوڑتا چلا آتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ تم بھی میری بات پر لبیک کہو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ میرے حکموں پر عمل کرو۔ ایمان کی تعریف بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ پر اعتقاد ہو۔ قول صدق ہو اور عمل صالح ہو یہ تینوں چیزیں اکٹھی ہو جائیں تو ایمان کامل ہوتا ہے۔ خدا پر ایمان لانے والا اپنے عمل سے اس کے احکامات بجا لانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے جسم کے ہر عضو اور حصہ سے اظہار ہوتا ہے کہ کوئی عمل خدا کے حکموں کے خلاف نہ ہو۔ اس لئے محاسبہ کریں کہ خدا کے احکامات پر کس حد تک عمل کر رہے ہیں۔ کیا عبادات کا حق ادا کر رہے ہیں اور اس کے بندوں کے حقوق کس حد تک ادا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا دعا کیلئے صبر بھی ضروری ہے مومنوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ جلد بازی نہیں کرتے اور اصل دعا یہ ہے کہ رضائے الٰہی حاصل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت دعا ہے یہ بڑی دولت اور طاقت ہے انبیاء کی کامیابیوں کی جڑ دعا ہے۔ احادیث نبویہ سے دعا کی فضیلت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ارشاد ہے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے اور خدا کے نزدیک محبوب چیز یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے اور رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہوئے تھکتے نہیں۔ دعا وہ اکسیر ہے جو مشت خاک کو کیمیا بنا دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رضاء الٰہی کیلئے دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود کے مشن کے آگے بڑھنے کی دعا کریں۔ رمضان کی برکات کو زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کی دعا کریں۔ نیکیوں کو جاری رکھنے اور بدیوں سے بچنے کی دعا کریں۔ آخر میں حضور انور نے آئینہ کمالات اسلام سے حضرت مسیح موعود کی چند دعائیں پڑھ کر سنائیں۔